سوال

میرے ماموں کے پاس ایک سال کا بھینس کا بچہ تھا، وہ ذبح ہوگیا، ہم نے اسے خرید کر اپنی بیٹی کا عقیقہ کر لیا۔ کیا اس سے عقیقہ ہوگیا ہے؟ ویسے اتنے وسائل نہیں تھے، ماموں سے کچھ ادھار کیا ہے۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عقیقہ بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں اللہ تعالی کے شکرانے کے طور پر ضروری قرار دیا گیا ہے، یہ بچہ پیدا ہونے کے بعد ساتویں دن کیا جائے گا، جیسا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ غلامٍ رَهِينةٌ بعقيقتِهِ: تُذبَحُ عنه يومَ سابِعِه، ويُحلَقُ، ويُسمَّى (سنن أبي داود، الأضاحی: 2838). (صحیح)

ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہوتا ہے، جو اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے گا، اس کے سر کو منڈوایا جائے گا اور اس کا نام رکھا جائے گا۔

اس لیے عقیقہ بچہ ہونے کے بعد ساتویں دن کیا جائے گا اگر بچہ جمعہ والے دن پیدا ہوا ہے تو ساتواں دن جمعرات ہوگا اگر اتوار کو پیدا ہوا ہے تو ساتواں دن ہفتہ ہوگا، ہاں اگر مالی مجبوری یا مسئلے سے لاعلمی کی بنا پر ساتویں دن عقیقہ نہیں کیا جا سکا تو جب بھی خوش حالی میسر آئے یا مسئلہ کا علم ہو جائے تو عقیقہ کیا جا سکتا ہے۔

بھینس کا عقیقہ کرنا

نبی کریم ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

مَن وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ (سنن أبي داود، الضحايا: 2842) صحیح

جس کے ہاں بچے کی ولادت ہو اور وہ اس کی طرف سے صدقہ اور قربانی کرنا چاہتا ہو تو کرے، لڑکے کی طرف سے دو بکریاں برابر برابر اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

حدیث مبارکہ میں ''شاۃ'' کا لفظ آیا ہے، یہ لفظ عربی زبان میں بھیڑ اور بکری دونوں پر بولا جاتا ہے، اس لیے عقیقہ میں بھیڑ یا بکری دونوں ذبح کیے جا سکتے ہیں۔

ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں:

نُفِسَ لعبدِ الرَّحمنِ بنِ أبي بكرٍ غلامٌ، فقيلَ لعائشةَ - رضيَ اللهُ عنها - يا أمَّ المؤمنينَ عُقِّي عنه جزورًا، فقالت: معاذَ اللهِ، ولكن ما قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ: شاتانِ مُكافِئتانِ (السلسلة الصحيحة: 2720)

عبدالرحمن بن ابوبکر کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ اے ام المؤمنین! اس بچے کی طرف سے اونٹ بطور عقیقہ ذبح کریں، تو انہوں نے کہا اللہ کی پناہ!،

(میں وہی ذبح کروں گی) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے : دو بکریاں برابر برابر۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ میں بھیڑ یا بکری ہی کیے جا سکتے ہیں، اونٹ یا گائے کا عقیقہ کرنا جائز نہیں ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ الحدیث حافظ مفتی عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بن محمد بلال

شیخ عطاء الرحمن علوی